© rasailojaraid.com

عقیدہ طحاویہ کی چند مفید اور غیر متنازع شروح

یہ امام اکمل الدین بابرتی کی شرح ہے (712ھ تا 786ھ) گویا ابن اَبی العز کے معاصر ہیں ہماری نظر میں بابرتی کی یہ شرح ابن اَبی العز کی شرح سے بوجوہ بہتر ہے' سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ امام بابرتی محدث اور فقیہ ہونے کے ساتھ ساتھ ایک ماہر متکلم بھی ہیں۔ جن کی شہادت، انکی وہ تصانیف دے رہی ہیں جو صرف علم لکلام اور عقائد میں تحریر فرمائے ہیں' یہ شرح 1989ء میں وزارۃ الاوقاف کویت نے چھاپی جس پر عارف آیتکن نے تحقیق کی ہے۔

1۔ شرح العقیدۃ الطحاویۃ

قاضی اسماعیل بن ابراہیم الشیبانی کی مختصر شرح ہے (وفات 629ھ)۔ ابن اَبی العز سے تقریبا ایک صدی پہلے گزرے ہیں ان کی شرح مختصر ہونے کے باوجود اچھے نکات پر مشتمل ہے۔ دار الکتب العلمیہ سے 2005ء میں چھپی ہے۔

2۔ شرح العقیدۃ الطحاویۃ:

علامہ فقیہ محقق عبد الغنی میدانی کی تصنیف ہے' اس شرح میں بھی کئی علمی نکات ہیں' شارح نے علماء اہل السنۃ و الجماعۃ کے مسلمہ عقائد بیان فرمائے ہیں' علامہ میدانی دمشق کے بڑے فقیہ اور محقق گزرے ہیں اور علامہ ابن عابدین شامی کے مشہور شاگردوں میں ان کا شمار ہوتا ہے' ان کی مختصر القدوری کی شرح اللباب فی شرح الکتاب اھل علم سے داد حاصل کر چکی ہے۔ ان کی شرح عقیدہ طحاویہ پر محمد مطیع الحافظ اور ریاض المالح نے تحقیق کی ہے جو زم زم پبلشر کراچی سے چھپی ہے۔

3۔ نور الیقین فی اصول الدین فی شرح عقائد الطحاوی

تالیف حسن کافی الأقحصاری البوسنوی (المولود : 951ھ المتوفی 1024ھ) شیخ حسن کافی دسویں اور گیارہویں صدی کے محقق عالم گزرے ہیں' شارح نے تمام عقائد کو اھل السنّت کے طریقے پر بیان فرمایا ہے' البتہ اس شرح پر زہدی عادبوسنوی نامی محقق نے کام کیا ہے' انہوں نے تمام شرح کو بگاڑنے کی کوشش کی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنے تمام اقوال ابن اَبی العز رحمہ اللہ کی شرح سے لیتے ہیں۔ یہ شرح مکتبۃ العبیکان، ریاض سے 1997ء میں چھپی ہے۔

4۔ النور اللامع و البرھان الساطع

تالیف نجم الدین منکو برس بن یلنقلج عبداللہ الترکی (المتوفی 652ھ) یہ شرح ابھی تک مخطوط ہے۔

یہ چند مفید شروحات ہم نے ذکر کر دیں ان کے علاوہ علماء نے اور بھی بہت سی شروحات تصنیف کی ہیں جن میں اکثر مخطوط ہیں عقائد طحاویہ کی ایسی مفید شروح کو پس پشت ڈالنا اور ابن اَبی العز ہی کی شرح کو شہرت دینا دور اندیشی نہیں ہے اللہ تعالیٰ ہمیں صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

۲۷۔ مقدمۃ شرح العقیدۃ الطحاویہ لابن اَبی العز صفحہ 44 قدیمی کتب خانہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مطالعے کی اہمیت

فاروق عبداللہ

مطالعہ کی اہمیت اور اس کی ضرورت سے کوئی باشعور انسان ہرگز انکار نہیں کرسکتا خصوصاً موجودہ ترقی یافتہ دور کے اندر؟ کیونکہ ایک انسان جب مطالعہ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے پیش نظر مختلف مقاصد گردش کرتے ہیں' کبھی مطالعہ کرنے کا مقصد وقت گذاری ہوتا ہے تو کبھی اپنے غموں کو دور کرنا پیش نظر رہتا ہے، کہیں مختلف قصے کہانیاں پڑھ کر صرف لذت حاصل کرنا مقصود ہوتا ہے تو کہیں ان سب سے بڑھ کر کسی فن میں مہارت یا اپنی فہم اور بصیرت میں اضافہ کرنا مطلوب ہوتا ہے۔

بعض اوقات انسان یہ کہہ کر مطالعہ چھوڑ دیتا ہے کہ: میرا جی تو چاہتا ہے کہ میں مطالعہ پابندی سے کروں، لیکن میری مصروفیات اور مشاغل اس قدر بڑھ چکے ہیں کہ مطالعہ کی فرصت ہی نہیں ملتی ہے......

یہ اور اس طرح کی دیگر مشکلات کے حل کے بارے میں ایک مغربی محقق ہے اپنی تحقیق کے مطابق اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ اگر کوئی شخص مطالعے کا عادی بن جائے تو وہ ایک عام کتاب کے اوسطاً فی منٹ 300 الفاظ کا مطالعہ کرسکتا ہے۔ لیکن یہ تب ہی ممکن ہے جب مطالعہ کو دیگر تمام ذمہ داریوں کی طرح سمجھ کر نبھایا جائے' ہر پندرہ منٹ میں 4500 الفاظ کا مطالعہ بآسانی کیا جاسکتا ہے۔ جب صرف پندرہ منٹ کی یہ کیفیت ہو تو یومیہ پندرہ منٹ کے حساب سے ہفتہ بھر، 35,000 الفاظ کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے اور ایک مہینے میں 1,26,000 (ایک لاکھ چھبیس ہزار) الفاظ کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے جبکہ سال بھر کے حساب سے 15,00,000 سے زائد الفاظ کا مطالعہ بآسانی کیا جاسکتا ہے۔

یہ کیفیت صرف یومیہ پندرہ منٹ کے حساب سے ہے، اگر روزانہ اسی طرح بیسیوں کتابوں کو کھنگالا جائے وہ حساب الگ ہے۔ اپنے دور کے مشہور سائنسدان سر ولیم اوسلر اور ان کے مایہ ناز شاگردوں نے بھی اس تجربے کو آزما کر اسے کامیاب قرار دیا ہے سر ولیم اوسلر اپنے وسیع ترین مطالعے کی بنیاد پر یہ یقین رکھتے تھے کہ انسانی اعلی تجربات کو جاننے اور ان تک پہنچنے کا اگر کوئی راستہ اور ذریعہ ہے تو وہ یہی مطالعہ ہے' سر ولیم اوسلر بھی کثرت مشاغل اور مصروفیات کے باعث اس مشکل میں گھرے ہوئے تھے کہ انہیں مطالعہ کرنے کیلئے برابر فرصت نہیں ملتی، لیکن جب انہوں نے یہ تہیہ کرلیا کہ حالات جیسے کیسے ہوں بہر حال میں انہوں نے روزانہ سونے سے قبل پندرہ منٹ مطالعہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کرتا ہے اگر وہ رات کو گیارہ بجے بستر پر پہنچتے تو سوا گیارہ بجے تک مطالعہ کرتے اور اگر کہیں اسے سائنسی تحقیق کرنے میں دو بھی بج جاتے تو وہ پندرہ منٹ مطالعہ کر کے سوا دو بجے آرام کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اپنے اس نظام پر پابندی اور مستقل مزاجی کی وجہ سے اپنے دور کے وسیع مطالعہ کرنے والوں میں فقید المثال قرار دیے گئے۔

یہی نہیں بلکہ تاریخ میں آپ دیکھتے ہیں کہ جو شخص بھی علم اور تحقیق کے اعلیٰ مراتب پر فائز ہو کر دنیا پر لوہا منوا چکا، اس کی کامیابی اور ترقی کی بنیادی وجہ یہی کثرت مطالعہ ہے۔ اگر انسان پختہ عزم کر لے کے حالات جیسے کیسے ہوں، موافق ہوں، میں نے ہر حال میں مطالعہ کرنا ہے تو پھر حوارث کی موجیں ہوں یا خوشیوں کی بارش اس کے مطالعہ میں کوئی خلل نہیں آئے گا، لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ سفر میں ہوں یا حضر میں' کتاب آپ کے پاس موجود رہنی چاہیے۔ دورانہ مطالعہ اکتاہٹ سے بچنے کے لئے ایک سے زائد مختلف کتابوں کا پاس ہونا بھی ضروری ہے، تاکہ جونہی ایک کتاب کے مطالعے سے جی بھر جائے فوراً دوسری کتاب اٹھانے میں کوئی مشقت نہ ہو' اور مطالعے کا تسلسل بھی برقرار رہے۔

ڈونلڈ مک کامبل نے اپنی تحقیق کے مطابق معدے کو اور ضرورت سے زیادہ کھانے کو مطالعے کے لئے مخل اور رکاوٹ قرار دیا ہے ان کا کہنا ہے کہ مطالعے میں توازن برقرار رکھنے کے لئے ہلکی پھلکی غذاء استعمال کرنی چاہئے' اگر کہیں ثقیل اشیاء کھانے کی نوبت آ بھی جائے تو مطالعہ ایک گھنٹے کے وقفے سے کرنا چاہئے کیونکہ خوراک ہضم ہونے کے لئے معدے میں خون کا باقی رہنا ضروری ہوتا ہے، فوراً مطالعے کے نتیجے میں معدے کا خون سر کی طرف چڑھ جاتا ہے، جسکی وجہ سے نظام ہضم بے حد متاثر ہو جاتا ہے۔ اسی طرح تھکاوٹ کی حالت میں بھی مطالعہ نہ کیا جائے، لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ آپ ورزش بالکل ترک کر دیں اور دوران مطالعہ سستی اور کاہلی کا ثبوت دیں، بلکہ مطالعے میں چست رہنے کے لئے ہلکی سی ورزش بھی ہونی ضروری ہے۔

مطالعے میں انہماک کے لئے، ذہنی انتشار، اعصابی تناؤ اور جنسی خواہشات بھی بے حد مضر اور مخل ہوتے ہیں' ان سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ دوران مطالعہ لحہ بہ لحہ وقفوں سے بھی اجتناب کیا جائے اور مطالعے کے لئے ایسی جگہ کا انتخاب ہو جہاں لوگوں کی آمد و رفت اور شور شرابہ نہ ہو لیکن اس کا مطلب یہ بھی نہیں کہ مطالعہ کی جگہ اس قدر آرام دہ ہو کہ وہاں بیٹھتے ہی نیند آنے لگ جائے۔

مطالعہ کرنے والے کو چاہئے کہ کمان کی طرح کتاب پر جھک کر مطالعہ نہ کرے بلکہ مطالعے کے لئے بیٹھنے کی ایسی کیفیت بنائے کہ کتاب کا صفحہ چہرے کے بالکل سامنے 40 سینٹی میٹر کے فاصلے پر ہو' اور کتاب کا اوپر والا حصہ آنکھوں کے بالکل برابر ہو۔ جس جگہ مطالعہ ہو رہا ہو' وہاں روشنی اور ہوا کا بھی انتظام ضروری ہے' تاکہ مطالعے میں رغبت اور نشاط برقرار رہے۔ دوران مطالعہ وقتاً فوقتاً چاروں طرف یا اوپر فضا کی طرف نظریں دوڑا کر بھی اپنی

© rasailojaraid.com